فضائلِ شبِ براَت



فکرِ رضاؒ

محمد گوہر طفیل

Muhammadgohartufail@gmail.com

Member CPNE

پاکستان کے عوام کی آواز

ABC CERTIFIED

Daily SADA-E-WATAN

روزنامہ صدائے وطن

لاہور پاکستان

ایڈیٹر انچیف: شفقت محسن چودھری

لاہور، گوجرانوالہ، راولپنڈی/اسلام آباد، کراچی اور ملتان سے بیک وقت شائع ہونے والا قومی اخبار

روزنامہ صدائے وطن
Daily SADA-E-WATAN
گوجرانوالہ، لاہور، راولپنڈی، اسلام آباد سے بیک وقت شائع ہوتا ہے
www.dailysadaewatan.com
Email:dailysadaewatan.lhr@gmail.com
Ph.Lhr042-37320133-4
Fx.0423-7322122

پیر 14 شعبان 1442ھ 29 مارچ 2021ء

فضیلتِ شبِ برأت

فکرِ رضاؒ
محمد گوہر طفیل
luhammadgohartufail@gmail.com



اللہ تعالیٰ نے بعض چیزوں کو بعض پر فضیلت عطاء کی ہے۔جس طرح مدینہ منورہ کو تمام شہروں پر فضیلت حاصل ہے، وادیء مکہ کو تمام وادیوں پر، بیرِ زمزم کو تمام کنوؤں پر، مسجد حرام کو تمام مساجد پر، سفر معراج کو تمام اسفار پر، ایک مومن کو تمام انسانوں پر، ایک ولی کو تمام مومنوں پر، صحابی کو تمام ولیوں پر، نبی کو تمام صحابہ پر، اور رسولوں کو تمام نبیوں پر اور رسولوں میں تاجدار کائنات سرورِ لولاک حضورؐ کو مقامِ محبوبیت اور خاص فضیلت سے سرفراز فرمایا۔اللہ تعالیٰ نے اسی طرح بعض دنوں کو بعض پر فضیلت دی ہے۔یومِ جمعہ کو ہفتہ کے تمام دنوں پر، ماہِ رمضان کو تمام مہینوں پر، قبولیت کی ساعت کو تمام ساعتوں پر، لیلۃ القدر کو تمام راتوں پر اور شبِ برأت کو دیگر تمام راتوں پر فضیلت بخشی ہے۔اس فضیلت والی رات "شبِ برأت" کے عربی زبان میں دیگر نام بھی ہیں۔مثلاً لیلۃ المبارکۃ: برکتوں والی رات، لیلۃ البراءۃ: دوزخ سے بری ہونے اور آزادی ملنے کی رات۔لیلۃ الصک: دستاویز والی رات، لیلۃ الرحمۃ: اللہ کی رحمت خاصہ کے نزول کی رات۔زیادہ مشہور شبِ برأت ہے، یعنی دوزخ سے بری ہونے اور آزادی ملنے کی رات۔یہ فارسی ترکیب ہے۔اس رات رحمتِ خداوندی کے طفیل لاتعداد انسان دوزخ سے نجات پاتے ہیں۔اول شب ہی سے مغفرت و رحمت کی بارش ہونے لگتی ہے اور صبح تک رہتی ہے۔اور بے شمار لوگوں کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ بیان فرماتی ہیں: 'یک رات میں رسول اللہ ﷺ کو (خواب گاہ میں) نہ پایا تو میں (آپؐ کی تلاش میں) نکلی۔کیا دیکھتی ہوں کہ آپؐ جنت البقیع میں ہیں۔آپؐ نے فرمایا: کیا تجھے خوف ہے کہ اللہ اور اس کا رسول تیرے ساتھ ناانصافی کریں گیں؟۔میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے سوچا شاید آپ کسی دوسری زوجہ کے ہاں تشریف لے گئے ہیں۔آپؐ نے فرمایا: اللہ پندرہویں شعبان کی رات کو (اپنی شان کے لائق) آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور قبیلہ بنو کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد سے بھی زیادہ لوگوں کی مغفرت فرماتا ہے۔" امام ترمذیؒ نے اسے جامع ترمذی میں روایت کیا ہے۔ایک اور حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہؓ! کیا تو جانتی ہے کہ یہ کون سی رات ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔آپؐ نے فرمایا: "یہ شعبان کی پندرہویں رات ہے، بیشک اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات اپنے بندوں پہ نگاہِ التفات فرماتا ہے تو بخشش طلب کرنے والوں کو بخش دیتا ہے اور رحم طلب کرنے والوں پر رحم فرماتا ہے اور بغض و کینہ رکھنے والوں کو ویسا ہی رہنے دیتا ہے (انکی حالت کو نہیں بدلتا)۔اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

حافظ منذریؒ ایک طویل روایت بیان کرتے ہیں جس کا ایک حصہ یہ ہے کہ حضورؐ نے فرمایا: میرے پاس جبرئیلؑ آئے اور فرمایا یہ پندرہویں شعبان کی رات ہے، اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے قبیلۂ بنو کلب کی بکریوں کے بال کے برابر لوگوں کو جہنم کی آگ سے آزاد کرتے ہیں۔لیکن مشرک، دشمنی رکھنے والے، رشتہ داری کو کاٹنے والے، پاجامہ کو ٹخنہ سے نیچے لٹکانے والے، والدین کی نافرمانی کرنے والے، شراب کی عادت والے کی طرف نہیں دیکھتے۔احادیث مبارکہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض گناہ ایسے بھی ہیں کہ جن سے توبہ نہ کرنے والوں کی اس رات بھی بخشش و مغفرت نہیں ہوتی، حالانکہ اس رات اللہ تعالیٰ کی رحمت کا دریا اپنے پورے جوبن پر ہوتا ہے اور اس کی جود و عطا بہت عام ہوتی ہے اور غروب آفتاب سے لے کر طلوع فجر تک اس کی رحمت کی برسات ہوتی رہتی ہے۔

احادیث مبارکہ میں درج ذیل طبقات کو مغفرت سے محروم قرار دیا گیا: (۱) شرک کرنے والا۔(۲) بغض و کینہ رکھنے اور حسد کرنے والا۔(۳) کسی کو ناحق قتل کرنے والا۔(۴) شراب نوشی کرنے والا۔(۵) والدین کا نافرمان۔(۶) زنا کا عادی۔(۷) رشتہ داروں سے قطع تعلقی کرنے والا۔(۸) تصویر بنانے والا (علماء فرماتے ہیں کہ اس سے مراد مجسمہ سازی کرنے یا پرستش اور احترام کے لیے تصویر بنانے والا ہے)۔(۹) چغلی کھانے والا۔اگر کوئی شخص ان گناہوں میں سے کسی ایک میں بھی ملوث ہو تو اسے چاہیے کہ سچے دل سے توبہ و استغفار کرے کہ کہیں اس رات کے فوائد و ثمرات سے محروم نہ رہ جائے۔شب برأت کیلئے کوئی خاص عبادت منقول نہیں ہے۔نوافل، تلاوتِ قرآن کریم، اذکار و تسبیحات و درود میں سے جس کی توفیق و سعادت نصیب ہو، قابلِ تحسین ہے۔صاحبِ تفہیم المسائل نے لکھا ہے کہ "جس شخص کے ذمہ قضا نمازیں ہو تو راجح یہ ہے کہ وہ شخص ان مبارک راتوں میں اور جب بھی موقع ملے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے توفیق کی ارزانی ہو، تو ماضی کی قضا نمازیں پڑھنی چاہییں۔" اور اگلے مقام پر امام احمد رضا قادریؒ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ "شیطان کا بڑا دھوکا ہے کہ آدمی کو نیکی کے پردے میں ہلاک کرتا ہے، نادان سمجھتا ہے نیک کام کر رہا ہوں اور نہ جانا کہ نفل بے فرض سراسر فریب ہے، اس کے قبول کی امید تو مفقود اور اُس کے ترک کا عذاب گردن پر موجود۔اے عزیز! فرض، خاص سلطانی قرض ہے اور نفل گویا تحفہ و نذرانہ۔قرض نہ دیجیے اور بالائی بیکار تحفے بھیجے، وہ قابل قبول ہوں گے؟ خصوصاً اس شہنشاہ غنی کی بارگاہ میں جو تمام جہان والوں سے بے نیاز ہے"۔شیخ عبدالحق محدثِ دہلویؒ لکھتے ہیں: "لازم چیز کا ترک اور جو ضروری نہیں اس کا اہتمام عقل و دانش کی رو سے غیر مفید ہے۔کیونکہ عاقل کے نزدیک عاقل کے نزدیک نفع کا حصول سے ضرر کا دور کرنا اہم ہے۔فرائضِ شرعی وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو ہر مسلمان سے مطلوب ہیں، یہ شریعت کا لازمی مطالبہ ہے۔نفلی عبادات بلاشبہ شریعت میں پسندیدہ ہیں اور قرآن و حدیث میں اُن کے بے شمار فضائل بھی آئے ہیں، لیکن نفلی عبادات میں یہ رغبت فرائض کے ترک کا سبب نہیں بننا چاہیے اور نہ انہیں فرائض کا متبادل سمجھنا چاہیے البتہ انہیں فرائض کا تکملہ اور تتمہ سمجھنا چاہیے۔ہمارے ہاں بہت سے لوگ محافلِ نعت، میلاد النبیؐ اور اعراس کی مجالس مبارکہ پر دل کھول کر رقم خرچ کرتے ہیں، لیکن زکوٰۃ جو فریضہ الٰہی ہے، اس سے غافل رہتے ہیں۔لہٰذا نفلی عبادات کے ساتھ ساتھ فرائض کی ادائیگی کی بھی فکر کرنی چاہیے۔